# 9691-قرآن اور طب (میڈیکل)

## سوال

میں نے ایک لیکچر میں یہ سنا کہ ڈاکٹر اور اطباء یہ دعوی کرتے ہیں کہ بہت سی دوائیں اور بیماریوں کا علاج قرآن کریم کے حقائق پر ریسرچ کرنے کے بعد ایجاد کی گئیں ہیں ۔
تو اس بنا پر میرا سوال یہ ہے کہ میڈیل کے متعلق جو کچھ بھی اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے کیا وہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے ، یا کہ قرآن مجید میں مزید بھی کچھ ہے جس سے ہم استفادہ کر سکتے ہیں ؟
میں یہ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میرے ایک ھندو دوست جسے ( ویگنیش ) کے نام سے پکارا جاتا ہے اس نے یہ سوال کیا آیا قرآن کریم میں کچھ ایسے امور جو کہ مہلک بیماریوں پر قابو پانے کے متعلق ہیں باقی رہ گئے ہیں جن کا انکشاف ابھی تک نہیں ہوا ؟ ۔

## پسندیدہ جواب

:-1

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے ہر معاملہ میں دین کامل دے کر مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تو آسمان میں اگر کوئی پرندہ بھی اپنا پر ہلاتا ہے تو اس کا بھی علم ہمیں دے کر گئے ۔ مسند احمد (20399) دیکھیں مجمع الزوائد (263/8) ھیثمی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور محمد بن عبداللہ بن یزید المقری جو کہ ثقہ ہے کے علاوہ اس کے رجال صحیح ہیں ۔

جو اسلام اس لئے آیا کہ لوگوں کی زندگی کی تمام حاجات وضروریات کو پورا کرے ۔

:-2

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کچھ آیا ہے وہ قرآن کے بیان کی تکمیل ہے ، اور مسلمانوں کے ہاں یہی دو مصدر اساسی ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج اور دوائی بھی اتاری ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ( اللہ تعالی نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا اور علاج بھی اتارا ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر (5678
)

:-3

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کچھ مسلمانوں نے بہت سے علاج قرآن کریم سے ایجاد کیے ہیں ، تو اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اس میں کچھ مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے ۔

تو قرآن کریم کوئی علم طب اور نہ ہی جغرافیا اور بیالوجی کی کتاب نہیں ہے جیسا کہ بعض مسلمان یورپیوں کے سامنے کہتے پھرتے ہیں بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ لوگوں کے لئے رشد وھدایت کا منبہ ہے اور اس کا سب سے بڑا معجزہ اس کی بلاغت اور قوت معانی ہے جو کہ اس کا اصلی اعجاز ہے ، تو اللہ تعالی نے یہ کتاب اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے دور میں نازل

فرمائی جس میں فصاحت و بلاغت بہت اونچے درجے پر تھی تو اس وقت یہ کتاب انہیں عاجز کرنے کے لئے نازل کی گئی کہ یہ کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے آئی ہے ۔

تو اس میں کوئی تعجب نہیں اور نہ ہی اس دین میں کوئی نئی چیز ہے ، تو دیکھ لیں موسی علیہ السلام کے نشانیاں اور معجزات –لاٹھی اور ھاتھ کا چمکنا–اسی جنس میں سے تھیں جو کہ اس وقت جادو کی شکل میں پھیلا ہوا تھا ، اور اسی طرح موسی علیہ السلام کی دوسری نشانیاں –مردوں کو زندہ کرنا ، اور برص زدہ اور کوڑھ کے مریض کو صحیح کرنا–یہ بھی اسی جنس میں سے تھیں جس میں ان کی قوم ماہر تھی اور ان میں پھیل چکی تھی جسے طب کا نام دیا جاتا ہے ۔

تو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ قرآن مجید میں جو سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے ، تو آج تک اس پر غور فکر اور تدبر کرنے والے والے علماء کے لئے یہ واضح ہو رہی ہے ۔

اور اس کا معنی یہ نہیں کہ اس میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ کچھ اور نہیں بلکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انسانی جسم کی ترکیب اور اس کے اعضاء اور اس کے پیدائشی مراحل اور بعض طبعی مظاہر اور اس کے علاوہ اور اشیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

اور سائل نے جو علاج کے متعلق بات کی ہے ، تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ قرآن کریم تو مومنوں کے دلوں اور بدنوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہی شفا ہے ، اور اللہ تعالی نے قرآن کریم میں (شھد) کا ذکر کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ لوگوں کے لئے شفا ہے ، اور اسی طرح اصل چیز صحت اور امراض سے بچاؤ کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

تو جو اس لحاظ سے یہ کہے کہ قرآن کریم میں بہت ساری ادویات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ صحیح نہیں بلکہ اس میں بعض مسلمانوں نے مبالغہ ارائی سے کام لیا ہے ، اور قرآن کریم کوئی طب کی کتاب نہیں ، اور پھر اس وقت ایسے ایسے امراض پیدا ہو چکے ہیں جو کہ پہلے موجود نہیں تھے تو ان کا علاج امراض کے وجود سے قبل ہی کیسے آئے گا–سائل کے قول کے اعتبار سے -؟ ۔

:-4

ا–قرآن کریم کے شفا ہونے پر ذیل میں چند ایک آیات پیش کی جاتی ہیں :

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے}.الاسراء (82) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

اللہ تعالی کا یہ فرمان : .{یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے}.اور صحیح یہ ہے کہ یہاں پر (من) جنس کے بیان کے لئے ہے نہ کہ تبعیضیہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :

.{اے لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو کچھ سینوں میں روگ ہے اس کی شفا آئی ہے}.

تو قرآن کریم تمام قلبی اور بدنی بیماریوں کا علاج اور شفا ہے اور اسی دنیا و آخرت کی بھی دوا ہے ، تو ہر ایک اس شفا کا اہل بھی نہیں اور نہ ہی اسے توفیق ملتی ہے ، لیکن جب بیمار آدمی علاج کرنے میں صحیح توجہ سے اس علاج پر عمل کرے اور اسے صدق دل اور ایمان و یقین اور اسے قبول اور پختہ اعتقاد اور اس علاج کی شروط پوری کرتے ہوئے اپنی بیماری پر رکھے تو پھر اس کے آگے بیماری کبھی ٹھر ہی نہیں سکتی ۔

پھر یہ بیماری اس کلام اللہ کے آگے کیسے ٹھر سکتی ہے جو اگر پہاڑوں تر اتارا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے ، یا زمین پر اتارا جاتا تو اسے وہ ٹکڑے کر دیتا ، تو دلوں اور بدنوں کا کوئی ایسا مرض نہیں جس کے متعلق قرآن کریم راہنمائی نہ کرے اور اس کے سبب اور اس سے بچاؤ کا طریقہ نہ بتائے لیکن یہ سب اس کے لئے ہے جسے اللہ تعالی کتاب اللہ کی سمجھ عطا فرمائے ۔ زاد المعاد(352/4)

ب : اور قرآن کریم میں روحوں اور دلوں کا علاج ہے تو جو اس پر صحیح طور پر عمل کرے تو اس کے لئے قرآن کریم امراض اور آفات سے بچاؤ اور انہیں اس کے بدن سے دو کر دے گا ، تو اس لحاظ سے بہت ساری امراض کا علاج اور ان کے لئے شفا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ :

ہم نے ذاتی طور پر اور ہمارے علاوہ دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے کہ یہ ایسا کام کرتا ہے جو کہ ادویہ حسیہ سے نہیں ہوئے بلکہ اطباء کے ہاں تو ادویہ حسیہ اس کے سامنے ہیچ ہیں ، اور یہ حکمت الہیہ کے قانون سے خارج نہیں بلکہ اس میں داخل ہے ، لیکن اسباب کئی ایک قسم کے ہیں تو جب دلی طور پر اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ اور لگاؤ ہو گا جو کہ بیماری اور دوائی دونوں کا خالق اور طبیعتوں کا مدبر اور اس میں جس طرح چاہے تصرف کرنے والا ہے تو اس دل کے لئے کچھ ایسی دوائیاں اور علاج بھی ہیں جو جو اللہ تعالی سے اعراض کرنے والے کے دل سے دور ہیں ۔

یہ تو سب کے علم میں ہے کہ جب روح قوی اور طاقتور ہو تو نفس اور طبیعت بھی قوی ہو کر بیماری اور سختی کو دور کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں ، تو اس کا انکار اس شخص سے کیسے کیا جا سکتا ہے جس کی طبیعت اور نفس اللہ تعالی کی محبت و انس اور اس کے ذکر سے قوی ہو اور مکمل طور پر سارے اعضاء کو اللہ تعالی کے مطیع کئے رکھے اور اللہ تعالی پر توکل کرے تو اس کے لئے یہ سب سے اعلی اور بڑی دوائی اور علاج ثابت ہو گا اور اسے وہ قوت اور طاقت پہنچے گی جو سب کی سب بیماریوں اور تکلیفوں کو ختم کر کے رکھ دے گی ، اور اس کا انکار تو صرف وہی شخص کرے گا جو کہ اجہل الناس اور اللہ تعالی سے بہت ہی زیادہ دور رہنے والا اور حقیقت انسانی سے بھی دور ہو اور اس کے ساتھ ساتھ کثیف النفس بھی ہو ۔ زاد المعاد(4/12) ۔

ج : اور قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ بھی ہے جو کہ امراض کا علاج ہے ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر گئے اور ایک عرب قوم کے ایک قبیلہ کے مہمان بنے تو انہوں مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا ، (اللہ کا کرنا ایسا ہوا) کہ قبیلہ کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے ہر قسم کا علاج کر دیکھا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر تم اس قافلے والوں کے پاس جاؤ تو ہو سکتا ہے ان کے پاس کچھ ہو ، تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے قافلہ والو ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم ہر قسم کا علاج کر چکے ہیں لیکن اسے کوئی افاقہ نہیں ہوا تو کیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے ؟ تو صحابہ میں سے ایک نے کہا جی ہاں اللہ تعالی کی قسم میں دم کرتا ہوں ، لیکن ایک بات ہے اللہ تعالی کی قسم ہم نے تم سے مہمان نوازی کا تقاضا کیا تو تم نے انکار کیا تو اب میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا معاوضہ نہیں دیتے ، تو وہ بکریوں کا ایک ریوڑ دینے پر رضامند ہو گئے ، تو وہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ان کے ساتھ گئے اور اس پر ( الحمد للہ رب العالمین ) پڑھ کر دم کیا تو وہ صحیح اور ہشاش بشاش ہو گیا گویا کہ اسے کسی چیز نے جکڑ رکھا ہو وہ اب وہ اس سے آزاد ہوا ہو اور بغیر کس تکلیف کے چلنے پھرنے لگا ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : انہوں نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے بکریاں دے دیں، صحابہ میں سے ایک نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، تو جس نے دم کی تھا وہ کہنے لگا یہ کام اس وقت نہ کرو جب تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا بتا نہ لیں اور پھر جو وہ حکم دیں اس پر عمل کریں۔

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے ؟ پھر فرمایا تم نے صحیح کام کیا ہے اسے تقسیم کرو اور اس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2156) صحیح مسلم (2201)۔

قلبۃ : یہ ایک بیماری یا ایسی درد ہے جس سے انسان لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی سورۃ فاتحہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ :

اور جسے توفیق ملے اور اور وہ نور بصیرت کی بصارت سے اس سورۃ کو دیکھے تو اسے اس سورۃ کے رازوں اور اس میں جو اللہ تعالی کی توحید اور اللہ تعالی کی ذات اور اسماء وصفات کی معرفت بیان کی گئی ہے وہ ملے گی اور اسی طرح شریعت اور تقدیر اور روز قیامت کا ثبوت مہیا ہوگا اور اسی طرح اسے توحید ربوبیت اور الوھیت کا بھی علم اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ اللہ تعالی پر ہی مکمل توکل اور سب معاملات بھی اسی کے سپرد کئے جائیں اور سب قسم کی حمد وثنا اور سارے کا سارا امر وحکم اسی کی ہے اسی کے ھاتھ میں ہر قسم کی بھلائی اور اسی کی طرف سب معاملے پلٹتے ہیں۔

اور وہ ھدایت جس میں دارین کی سعادت پنہاں ہے وہ بھی اسی سے طلب کی جائے، اور دارین میں مصلحتوں کا حصول اور فساد سے بچنے کا علم ہوگا اور مکمل اور مطلق انجام اور مکمل نعمتیں اس کے ساتھ معلق ہیں اس کی تحقیق پر موقوف ہیں۔

بہت سی دوائیوں اور علاج اور دم سے اس نے غنی کر دیا ہے ان کی ضرورت نہیں رہی، اور اس کے ساتھ بھلائی اور خیر کے دروازے کھلتے اور شر کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ زاد المعاد (347/4)۔

د :

اور اسی طرح قرآن کریم میں حفظان صحت کے اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

طب کے تین اصول ہیں : حمیۃ یعنی بچاؤ، حفظان صحت، ضرر اور نقصان دہ مادہ کو باہر نکالنا۔

اور اللہ تعالی نے ان تینوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لئے اپنی کتاب میں تین جگہ پر جمع کیا ہے :

اللہ تعالی نے مریض کو ضرر اور نقصان ہونے کی صورت میں پانی استعمال کرنے سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا :

{اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو} النساء (43) اور سورۃ المائدۃ (6)۔

تو مریض کے بچاؤ کے لئے اسی طرح تیمم مباح قرار دیا جس طرح کہ پانی نہ ملنے والے کے لئے مباح ہے ۔

اور حفظان صحت کے متعلق فرمایا :

.{لکین جو تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرے }.البقرۃ(183) ۔

تو مسافر کی حفظان صحت کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا تا اس پر روزہ سفر میں مشقت نہ بن جائے جس کی وجہ سے سفر میں اس کی قوت اور صحت میں کمزوری واقع ہو ۔

اور محرم کے لئے سر منڈا کر ضرر والی چیز کو دور کرنے اور استفراغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

.{اور تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے ) تو پر فدیہ ہے خواہ روزے رکھ لے خواہ صدقہ دے دے یا پھر قربانی کرے }.البقرۃ(196 ) ۔

تو اللہ تعالی نے مریض اور وہ محرم جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اسے سر منڈا کر اس مادہ فاسدہ اور ردی قسم کے بخارات جس کی بنا پر جوئیں پیدا ہوتی ہیں سے استفراغ کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہوا ، یا پھر اس سے کوئی اور بیماری پیدا ہوتی ہو ۔

تو طب کے یہ ہی تین اصول اور قاعدے ہیں ، تو اللہ تعالی نے ہر جنس سے اس کی صورت ذکر فرماتے ہوئے اپنے بندوں پر جو نعمتیں کی ہیں اس پر تنبیہ فرمائی ہے اور اس سے بچاؤ اور ان کی حفظان صحت اور فاسدہ مواد کے استفراغ کا کہا ہے جو کہ اس کی اپنے بندوں پر رحمت و مہربانی اور شفقت ہے اور اللہ تعالی مہربان اور رحمت کرنے والا ہے ۔ زاد المعاد(1/164-165) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ایک مرتبہ میں نے مصر میں اطباء کے ایک رئیس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا : اللہ تعالی کی قسم اس فائد کو جاننے کے لئے اگر میں یورپ کا سفر بھی کرتا تو وہ بھی کم تھا ، یا اس نے جس طرح کہا ۔ اغاثۃ اللہفان (1/25) ۔

ھ : قرآن کریم میں شھد اور اس کے شفا ہونے کا ذکر ۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے }.النحل(69) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینے میں بھی ایسا اکمل اور کامیاب طریقہ تھا جس میں حفظان صحت کے اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم شھد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے ، تو اس میں جو صحت کی حفاظت ہے اسے ماہر طبیب ہی جانتے ہیں ۔

اوراسی طرح نہار منہ شہد کا استعمال بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے روں کی صفائی اور معدہ کی چپک میں زیادتی کرتا اوراس سے فضلات کو دور کرتا ، اوراس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے ۔

اوراسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دھراتا ہے ، اور معدہ میں داخل ہونے والی جتنی بھی میٹھی اشیاء ہیں ان میں سب سے زیادہ نفع مند شہد ہی ہے ۔

اور صفراوی طبیعت کے مالک کو بخار کی حالت میں نقصان دے سکتا ہے بخار اور صفراء کی حدت میں اضافہ کرتا اور ہوسکتا ہے اسے ھیجان انگیز بنا دے ، توایسی طبیعت کے مالک افراد کے لئے اس وقت فائدہ مند ہوگا جب شہد میں سرکہ ملالیا جائے توان کے لئے بہت ہی زیادہ نفع مند ثابت ہوگا ، اور چینی وغیرہ کے شربت پینے سے شہد پینا بہت زیادہ مفید ہوگا اور خاص کران لوگوں کے لئے جوکہ اس قسم شربت پینے کے عادی نہ ہوں ، اور نہ ہی ان کی طبیعت ان سے مانوس ہو تواگر وہ یہ مشروبات پی بھی لیں توانہیں شہد کے شربت کی طرح تھوڑا سا بھی فائد نہیں ہوگا جس طرح کہ شہد سے ہوتا ہے ، اوراس میں اصل چیز عادت ہے جوکہ اصول کو بناتی اور گراتی ہے ۔

اور شہد میں جب دو صفتیں جمع ہوجائیں یعنی شہد کی مٹھاس اور باردپن تو بدن کے لئے اس سے زیادہ بہتر اور مفید کوئی چیز نہیں اوراس سے بڑھ کر کوئی اور صحت کا محافظ نہیں ہے ، اور روح ، قوی اور دل اس کو بہت پسند کرتا اور جب پھر اس میں یہ دو خصلتیں ہوں تو پھر غذائیت سے بھرپور اوراسے اعضاء تک بہت احسن طریقے سے پہنچاتا ہے ۔ زادالمعاد (4/224-225)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور شہد میں بہت عظیم فائدے ہیں :

انتڑیوں اور رگوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے ، کھانے اور لیپ کرنے سے رطوبات کی تحلیل ہوتی ہے ، بوڑھوں اور بلغم والوں اور جن کا مزاج ٹھنڈا اور تر ہو ان کے لئے نافع ہے ، یہ طبیعت کے لئے ملین اور عضلات کو طاقت بخشتا ہے ، اور ناپسندیدہ ادویات کی کراہت کو ختم کرتا ، سینے اور جگر کی صفائی کرتا ہے ، مدربول اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے ۔

اور جب شہد عرق گلاب میں گرم کرکے پیا جائے توافیون پینے اور جانوروں کی چیڑ پھاڑ سے نفع دیتا ہے ، اور اگر پانی میں شہد ملا کر پیا جائے تو باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کو اور ہلاک کردینے والی جڑی بوٹی کے کھائے ہوئے کو فائدہ دیتا ہے ۔

اوراگر شہد میں تازہ گوشت ڈال دیا جائے تووہ تین مہنے تک تازہ رہتا ہے ، اوراسی طرح اگر اس میں کھیرے اور ککڑی ، کدو اور بینگن اور سبزی وغیرہ ڈال دیا جائے تو اس کو چھ ماہ تک تازہ رکھتا ہے ، اوراسی طرح میت کے بدن کی بھی حفاظت کرتا اوراسے حافظ اور امین کا نام دیا جاتا ہے ۔

اوراگر شہد کو جوؤں والے بدن اور بالوں پر ملا جائے توانہیں مار ڈالتا اوران کے انڈوں کا خاتمہ کردیتا ہے اور بالوں کو لمبا اور نرم اور حسین بناتا ہے ، اوراگر اسے آنکھوں میں ڈالا جائے تو بینائی کو صاف کرتا ہے ، اوراگر دانتوں پر ملا جائے توانہیں صفید اور صاف کرتا اور دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے ، اور رگوں کا منہ کھولتا اور مدر حیض ہے ۔

اس کا نہار منہ چاٹنا بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے روں کی صفائی اوراس سے فضلات کو دور کرتا ، اوراس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے ، اوراسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دھراتا جگر اور تلی کے سدوں کو ہر میٹھی اشیاء سے کم نقصان دہ ہے ۔

اور یہ شہد ان سب کچھ کے ساتھ ساتھ خراب ہونے سے مامون اور قلیل الضرر ہے ، صفراوی طبیعت کے لوگوں کے لئے بخار کی حالت میں ان کے لئے نقصان دہ ہے لیکن یہ نقصان اسے سرکہ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو دور ہوجاتا ہے ، تواس طرح اس حالت میں بھی بہت ہی مفید ہوگا ۔

تو یہ شہد غذا کے ساتھ غذا اور دواؤں کے ساتھ ایک دوائی اور شربت میں سے ایک شربت اور مٹھائی میں ایک مٹھائی اور طلاء میں سے ایک طلاء کی حیثیت رکھتا اور مفرحات کے ساتھ ایک مفرح ہے، تو اس معنی میں کوئی اور چیز ایسی نہیں جو کہ ہمارے لئے اس سے افضل پیدا کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی مثل اور نہ ہی اس قریب کی۔

قدماء تو اس پر ہی بھروسہ کرتے تھے بلکہ قدماء کی کتب میں تو چینی اور شوگر کا نام تک نہیں ملتا اور نہ ہی اسے وہ جانتے تھے کیونکہ یہ تو ابھی ایک نئی ایجاد ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانی کے ساتھ نہار منہ استعمال کیا کرتے تھے، جس میں ایک ایسا راز اور سر ہے جو کہ ایک ذہین و فطین ہی سمجھ سکتا ہے۔ زاد المعاد (4/33-34)۔

واللہ تعالی اعلم.